کاش مین جانے نہ دیتی وان اسے	وادریغا وادریغ
جاتے ہی یہ تیر اُس پر کیا ہوا	ہے ہے اصغر لاڈلا
قطرہ پانی اُس کو تھا پیکان تیر	وادریغا وادریغ
ہائے اے ساقی کوثر کیا ہوا	ہے ہے اصغر لاڈلا
اُن بغیر از کوئی اب سنتا نہین	وادریغا وادریغ
پوچھتے گر ہوتے حیدر کیا ہوا	ہے ہے اصغر لاڈلا
خشک لب سوتا ہے میری گود مین	وادریغا وادریغ
حلق اُس کا خون سے تر کیا ہوا	ہے ہے اصغر لاڈلا
اس طرح سے یک بیک ٹوٹا فلک	وادریغا وادریغ
یہ ستم صادر مجھ اوپر کیا ہوا	ہے ہے اصغر لاڈلا
کس طرح جیون گی مین آرام سے	وادریغا وادریغ
چین مجھ دل کا سراسر کیا ہوا	ہے ہے اصغر لاڈلا
اوس بغیر از کل نہین اک پل مجھے	وادریغا وادریغ
اب مرادہ جان مادر کیا ہوا	ہے ہے اصغر لاڈلا
جب تلک جیتی رہون گی تب تلک	وادریغا وادریغ
یون پھرون گی کہتی گھر گھر کیا ہوا	ہے ہے اصغر لاڈلا
کیا کرون گی جی کو اپنے مین تو رکھ	وادریغا وادریغ
ظلم دل پر حد سے باہر کیا ہوا	ہے ہے اصغر لاڈلا
مہربان رو رو کے بانو جس گھڑی	وادریغا وادریغ
کہتی تھین یون آہ بھر کر کیا ہوا	ہے ہے اصغر لاڈلا
سامعون کے کچھ نہ تھے باقی حواس	وادریغا وادریغ
کہتے تھے سب بیٹھ کر سر کیا ہوا	ہے ہے اصغر لاڈلا

مجلد عبدالقیوم (جوازی)
۱۹/۲۲ ۱۴ مالنور سوسائٹی کراچی ۳۸

مرثیہ مفردہ دوہرہ بند

کہتی ہین بنت پیمبر ہائے سرور ہائے ہائے | اے نبی کے ناز پرور ہائے سرور ہائے ہائے

دیکھ خفا جس کو ذرا کہتے تھے رسول
لال کو میرے فاطمہ کیوں تین کیا ملول
سو جفا کیشوں کے تیر ظلم کی کربل میں آج   وہ جبین لوہو سے ہی تر ہائے سرور ہائے ہائے

گلا کٹا لوہو جو ہوئے چھبی تر حرے بھال
جس کا نانی یوں مرے نانا کا کیا حال
جو گلا تھا بوسہ گاہ مصطفےٰ اے میرے لال   وہ گلا ہو زیر خنجر ہائے سرور ہائے ہائے

کیا ہی مخلوق کو برا نہ دے رب
جو کر موٹی کا ہے لکھا سو مٹتا ہے کب
ماں تری مین فاطمہ بنت رسول ہاشمی   باپ تھا ساقی کوثر ہائے سرور ہائے ہائے

تن گھائل ہو تیغ سے سیس اتارا جائے
پوت ایسے کا ہوے کربیا سا مارا جائے
سر کو بے تن کر کے لیگئے اشقیا نیزے پہ رکھ   ڈال گئے کر تن کو بے سر ہائے سرور ہائے ہائے

جن زلفوں کا بال نہین ٹوٹا تھا نے ہاتھ
لے گئے اُنکے باندھکر سر نیزے کے ساتھ
خویش و فرزندان سگے تیرے نہین ہیں تیغ و تیر سے   ایک جا ثابت بدن پر ہائے سرور ہائے ہائے

جدے ہوے سب جسکے پرے نہین ہاتھ نہین پانو
قتل کیا یوں گھر ترا کٹا کر میں جوں گانو
گھر کا گھر ڈوبا ہے تیرا آب تیغ ظلم سے   خون دریا کے شناور ہائے سرور ہائے ہائے

ناجھ دھار مین آنکر اے حق کے محبوب
کشتی تیری یک بیک گئی لہو مین ڈوب
ہائے علیجے کا ستم تجھ پر کہ دریا کے قریب   پیر مین ڈوبا ترا گھر ہائے سرور ہائے ہائے

بن مین چڑیان چگتی پھرین جیوین پانی پی
بالک تیرے لاڈلے بن پانی دین جی
ایک تو ہی رہگیا تھا اپنے بابا کا نشان   کیا کرون اے جان مادر ہائے سرور ہائے ہائے
پوت تجھ سو تا نہ کا دل سے داغ مٹا سے   مان دکھیاری کیا کرے پوت بھی جب ٹھمکے

ہو گیا تاریک چھپنے سے ترے اے زیر خاک
گھر مرا اے دین کے اختر ہائے سرور ہائے ہائے

دن دونے کے چاند کو مارین شامی گھیر
جگ مین دیکھا ہے کہین ایسا بھی اندھیر

بس نہین چلتا کسی بندے کا کچھ تقدیر سے
کیا کرون اے میرے دلبر ہائے صفدر ہائے ہائے

بیکس تجکو دیکھکر روتی ہون جگ ماتھ
کیا کرون اے لاڈلے میرا بس کچھ ناتھ

دیکھکر تجھ لاش کو کہتی گئی اے سوے شام
پھری یون ہر اک خواہر ہائے سرور ہائے ہائے

آنکھ مین جو کو لوہو بہرے اک جاے ہے پھیر
پر دیکھا جاتا نہین پڑا ہوا یون بیر

یون کیا غارت ترے گھر کو کہ مستورات کی
سر کی بھی چھوڑی نہ چادر ہائے سرور ہائے ہائے

نقد جنس سب ظلم سے ہیو دنگا اک بار
لوٹ کے لے گئے وہ ثقفی چھوڑا نہ اک تار

ظلم جو گذرا ہے تجھپر ہون کی اس کو یاد کر
نعرہ زن مین تا بمحشر ہائے سرور ہائے ہائے

آڑاتی ہے گاے بھی شیر جو بچھڑا کھاے
رو دُون نہ تجسا پوت جب موت کے منہ مین جاے

مطلب ان عورتون نے ہردم حضرت خیر النسا
یہ سخن لائین زبان پر ہائے سرور ہائے ہائے

سن سن جگ مین سودا یہ مبتلی کے بین
موہی سے سب ہوگئے تین لوک بیچین

مرثیہ مثلث بطریق متزاد

ماں اصغر کی کہتی ہے رو رو بچے کو سو جا بیکو
تھپک تھپک سب دین مین لوری دے دے جو گا بیکو
اے رے اصغر میرے لال

جسکا بچہ یون سوئے دکھ اسکی ماں کا کیجے غور
آج کا سویا حشر مین جو کہ اس سوئے کو کہین ڈھنڈھور
اے رے اصغر میرے لال

بہن تمہاری کہتی ہے پیارے بیرا کو ماں دے جو کہا
جو کہین کب اس نیند کے سوتے وہ دکھیا بچھڑ بکا